Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم پیر
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے
جلد ۶۴/۲۹ | ۴ ذوالحجہ ۱۳۹۵ھ ۸ فتح ۱۳۵۴ھش ۸ دسمبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۷۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وعافیت کے ساتھ رکھے۔ عمر میں خاص برکت دے اور اپنی تائید ونصرت سے ہمیشہ نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا کہ طبیعت گلے اور سر میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا بخشے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

برادرم عزیزم ناصر احمد صاحب شمس مبلغ ہالینڈ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۲۵ اخاء (اکتوبر) بروز ہفتہ پہلا فرزند عطا فرمایا ہے جو مکرم میاں محمد سعید صاحب (ولد بابو محمد عالم صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر حال لندن) کا پوتا اور مکرم صوبیدار غلام رسول صاحب اسسٹنٹ سٹور آفیسر شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین کا نواسہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچہ کا نام "محمد خالد" تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادمِ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔

(چوہدری مبارک مصلح الدین احمد۔ ربوہ)

ضروری اطلاع

جیسا کہ قبل ازیں الفضل میں اعلان کیا جا چکا ہے جلسہ سالانہ کی مصروفیات کی وجہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے تا اطلاع ثانی ملاقات نہیں ہو سکے گی۔

احباب مطلع رہیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

جماعتِ احمدیہ کا تراسی ۸۳ واں جلسہ سالانہ

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۵ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۵۴ ہش مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

احبابِ جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی کوشش کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فریضۂ حج میں محبت و عشق کے سارے ارکان اور تقاضے پائے جاتے ہیں

مکہ معظمہ کی بزرگی اور عظمت روحانی آنکھوں سے ہی نظر آسکتی ہے

"حج میں محبت کے سارے ارکان پائے جاتے ہیں۔ بعض وقت شدتِ محبت میں کپڑے کی حاجت بھی نہیں رہتی۔ عشق بھی ایک جنون ہوتا ہے۔ کپڑوں کو سنوار کر رکھنا یہ عشق میں نہیں رہتا۔۔۔۔ یہ نمونہ جو انتہائے محبت کے لباس میں ہوتا ہے وہ حج میں موجود ہے۔ سر منڈایا جاتا ہے۔ دوڑتے ہیں۔ محبت کا بوسہ رہ گیا وہ بھی اس میں موجود ہے جو خدا کی ساری شریعتوں میں تصویری زبان میں چلا آیا ہے۔ پھر قربانی میں بھی کمال عشق دکھایا ہے۔"

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۴ء)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ اگر ایک شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو مگر موت نے اسے ایسا کرنے کی مہلت نہ دی ہو، کیا جائز ہے کہ اب اس کی طرف سے کوئی آدمی خرچ دے کر بھیج دیا جائے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"جائز ہے اس سے متوفی کو حج کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔"

(بدر ۲ مئی ۱۹۰۷ء)

"مکہ (معظمہ)۔۔۔ کی بزرگی اور عظمت کی نسبت شک کرنا بڑی غلطی ہے۔ سچ یہی ہے کہ کعبہ کی بزرگی اور نورانیت دوسری آنکھوں سے نظر آتی ہے جیسا کہ سعدیؒ نے فرمایا ہے

چو بیت المقدس دروں پُر زتاب ٭ رہا کردہ دیوارِ بیروں خراب"

(الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ ماہِ فتح ۱۳۵۴ھ
۸ دسمبر ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقصدِ حیات اور اس کی تکمیل کا طریق

یہ تو اکثر مسلمان جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ٥ (الذاریٰت آیت ۵۷) لیکن اِس امر سے وہ ناواقف ہیں کہ عبادت سے فی الحقیقت کیا مراد ہے؟ انہوں نے نمازیں پڑھنے اور سجدے کرنے اور تسبیح پھیرنے کو ہی عبادت سمجھ رکھا ہے۔ ان کا گمان یہ ہے کہ محض سجدے کرنے اور تسبیح پھیرنے سے عبادت کرنے کا حق ادا ہو جاتا ہے اور اس کے بعد انسان کو چھٹی مل جاتی ہے کہ وہ جو چاہے کرتا پھرے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے کہا یہ ہے کہ مَیں نے جِنوں اور انسانوں کو صرف عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور کسی چیز کے لئے پیدا نہیں کیا۔ اِس سے صاف ظاہر ہے کہ انسان اپنے آپ کو ایسا بنائے کہ اُس کی ہر حرکت و سکون عبادت بن جائے۔ نماز، روزہ، حج اور زکواۃ وغیرہ تو ہیں ہی عبادت اور ان کا پوری شرائط کے ساتھ ادا کرنا ازبس ضروری ہے لیکن ان کے علاوہ بھی جو کام انسان کرے اُس میں خدا تعالیٰ کی مرضی اور رضاء کو اِس حد تک مدِّنظر رکھے کہ وہ بھی عبادت کا درجہ اختیار کر لے۔ یہ بات اُس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ انسان ہر چیز پر خدا تعالیٰ کو مقدم نہ کر لے اور وہ خدا تعالیٰ کو مقدّم نہیں کر سکتا جب تک کہ اُس کی عظمت اس کے دل میں جاگزیں نہ ہو، اُس کے عتاب کا خوف اسے ہر دم لرزاں و ترساں نہ رکھے اور اُس کے حُسن و احسان کو دیکھ کر اُس کی محبّت میں وہ سرشار نہ ہو۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب احیاءِ اسلام اور قیامِ شریعت کی غرض سے ہی مبعوث ہوئے تھے اِس لئے جہاں آپ نے حقیقی اسلام کو از سرِ نو دُنیا میں پیش فرمایا وہاں اِسی کے ضمن میں عبادت کے حقیقی مفہوم پر بھی تفصیل سے روشنی ڈال کر اِس امر کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا کہ انسان کیونکر اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بن سکتا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"انسان خدا کی پرستش کا دعویٰ کرتا ہے مگر کیا پرستش بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام سے ہو سکتی ہے یا بہت مرتبہ تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستارِ الٰہی کہلا سکتے ہیں؟ بلکہ پرستش اُس سے ہو سکتی ہے جس کو خدا کی محبّت اِس درجہ پر اپنی طرف کھینچے کہ اس کا اپنا وجود درمیان سے اُٹھ جائے۔ اوّل خدا کی ہستی پر پُورا یقین ہو اور پھر خدا کے حُسن و احسان پر پوری اطلاع ہو اور پھر اس محبّت کا تعلق ایسا ہو کہ سوزشِ محبّت ہر وقت سینہ میں موجود ہو اور یہ حالت ہر ایک دم چہرہ پر ظاہر ہو اور خدا کی عظمت دل میں ایسی ہو کہ تمام دُنیا اس کی ہستی کے آگے مُردہ متصوّر ہو اور ہر ایک خوف اُسی کی ذات سے وابستہ ہو اور اُسی کی درد میں لذّت ہو اور اُسی کی خلوت میں راحت ہو اور اُس کے بغیر دل کو کسی کے ساتھ قرار نہ ہو۔ اگر ایسی حالت ہو جائے تو اس کا نام پرستش ہے مگر یہ حالت بجز خدا تعالیٰ کی خاص مدد کے کیونکر پیدا ہو؟ اِسی لئے خدا تعالیٰ نے یہ دعا سکھلائی اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی ہم تیری پرستش تو کرتے ہیں مگر کہاں حقِ پرستش ادا کر سکتے ہیں جب تک تیری طرف سے خاص مدد نہ ہو۔" (حقیقۃ الوحی)

عبادت کے حقیقی مفہوم کو بالوضاحت بیان کرنے کے بعد حضور علیہ السّلام نے اِس امر پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی کہ یہ کیونکر معلوم ہو کہ کوئی انسان صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار بندہ بن کر اپنی پیدائش کے مقصد کو پُورا کرنے کی سعادت سے بہرہ یاب ہو چکا ہے۔ آپ نے واضح فرمایا کہ حقیقی عبادت گزار کی بعض نشانیاں ہیں جب تک کسی کے وجود میں یہ نشانیاں ظاہر نہ ہوں وہ حقیقی عبد شمار نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"خدا کو اپنا حقیقی محبوب قرار دے کر اُس کی پرستش کرنا یہی ولایت ہے جس کے آگے کوئی درجہ نہیں مگر یہ درجہ بغیر اُس (خدا) کی مدد کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اِس کے حاصل ہونے کی یہ نشانی ہے کہ خدا کی عظمت دل میں بیٹھ جائے اور خدا کی محبّت دل میں بیٹھ جائے اور دل اُس پر توکّل کرے اور اُسی کو پسند کرے اور ہر چیز پر اُس کو اختیار کرے اور اپنی زندگی کا مقصد اُسی کی یاد کو سمجھے اور اگر ابراہیمؑ کی طرح اپنے ہاتھ سے اپنی عزیز اولاد کو ذبح کرنے کا حکم ہو یا اپنے تئیں آگ میں ڈالنے کا اشارہ ہو تو ایسے سخت احکام کو بھی محبّت کے جوش سے بجا لائے اور رضاجوئی اپنے آقا کریم میں اِس حد تک کوشش کرے کہ اس کی اطاعت میں کوئی کسر باقی نہ رہے ... ہر ایک چیز پر خدا کو اختیار کر لینا اور اس کی سچی محبّت اور سچے جوش سے دُنیا کی تمام تلخیوں کو اختیار کرنا بلکہ اپنے ہاتھ سے تلخیاں پیدا کر لینا یہ وہ مرتبہ ہے کہ بجز صدّیقوں کے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا یہی وہ عبادت ہے جس کے ادا کرنے کے لئے انسان مامور ہے۔" (حقیقۃ الوحی)

ہر انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی استعداد کے مطابق عبادت کے اِس حقیقی مفہوم کی رُو سے اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھے اور اپنی پیدائش کے اِس مقصد کو پُورا کرنے والا بنے۔

بدل چکا ہے جہانِ قدیم کہتے ہیں

وہ ذات جس کو غفور و رحیم کہتے ہیں
اُسی کی رہ کو رہِ مستقیم کہتے ہیں

اُسی سے بُعد کی پاداش ہے یہ نارِ جحیم
اُسی کے قُرب کو باغِ نعیم کہتے ہیں

نیاز مند ہمیشہ نیاز مند رہیں
یہی ہے مرضیِ ربِّ کریم کہتے ہیں

جہاں خدا کے سوا کوئی رہ نہیں سکتا
اُسی مقام کو قلبِ سلیم کہتے ہیں

وہی ہے قادرِ مطلق وہی ہے رازقِ کُل
وہی ہے صاحبِ لطفِ عمیم کہتے ہیں

اُسی سے ملتی ہے کارِ ثواب کی توفیق
اُسی سے ملتا ہے اجرِ عظیم کہتے ہیں

بہت شفیق ہے اپنے ضعیف بندوں پر
بہت قریب ہے ربِّ رحیم کہتے ہیں

ادائے شکر سے قاصر رہا جہاں لیکن
کُشادہ اب بھی ہے دستِ کریم کہتے ہیں

وہ مہرِ چرخِ ہدایت شفیعِ روزِ جزا
وہ جس کو موردِ فضلِ عظیم کہتے ہیں

ہے جس کا اسمِ گرامی محمّدؐ و احمدؐ
ہے جس کا نام رؤف و رحیم کہتے ہیں

اُسی کو حق نے بنایا ہے سرورِ کونین
اُسی کی ذات کو دُرِّ یتیم کہتے ہیں

اُسی کو حق نے عطا کی ہے مشعلِ توحید
اُسی کو رہبرِ ذاتِ قدیم کہتے ہیں

اُسی کے علم سے روشن ہیں حکمتوں کے چراغ
اُسی کی عقل کو عقلِ سلیم کہتے ہیں

اُسی کا سانس حقیقت میں ہے دمِ عیسےٰؑ
اُسی کے ہاتھ کو دستِ کلیمؑ کہتے ہیں

اُسی کا رُوئے مُبارک ہے مطلعِ انوار
اُسی کے قلب کو عرشِ عظیم[1] کہتے ہیں

امامِ مہدیؑ معہود احمدِ قدنی
سلام جس کو رسولِ کریم کہتے ہیں

اُسی کے فیض سے پھیلے گا مذہبِ اسلام
فروغ پائے گا دینِ قویم کہتے ہیں

مآل کار بہم ہوں گے مشرق و مغرب
ملے گی نعمتِ 'مُلکِ عظیم' کہتے ہیں

تُو بارگاہِ الٰہی سے نااُمید نہ ہو
بڑا سخی ہے وہ ربِّ کریم کہتے ہیں

چمن میں قافلہ آیا ہے لالہ و گُل کا
خبر یہ لائی ہے بادِ نسیم کہتے ہیں

نئی زمیں ہے مبشّر ہے آسماں بھی نیا
بدل چکا ہے جہانِ قدیم کہتے ہیں

مبشّر احمد راجیکی

[1] چوں دلِ احمدؐ نمی بینم دگر عرشِ عظیم (دُرِّ ثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلامانِ احمدؑ — اپنے آقا کی مظہر ہیں

(مکرم حافظ مظفر احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ)

جب قصرِ اسلام پر چودہ صدیاں گزر گئیں تو وہ سُونا سُونا دکھائی دینے لگا۔ وہ ویران ہو کر رہ گیا۔ اس کی رونقِ ایمان ثریا پر چلی گئی۔ اس کی زینتِ قرآن مہجور ہو کر رہ گئی۔ اس کی روحانیت کی قندیلیں گل ہو گئیں۔ اس کے آسمان کا "سراجِ منیر" بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا اور "نجوم" ماند پڑ گئے۔ تو خدائے ذوالجلال نے قصرِ اسلام کی رونق کو پھر سے بحال کرنے کے لئے "جری اللہ فی حلل الانبیاء" کو کھڑا کیا جنہوں نے آکر اعلان فرمایا:-

روضۂ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تلک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

آپ کی آمد سے گویا روحانی بہار آگئی مرجھائے ہوئے باغِ اسلام میں پھر سے اثمار پیدا ہونے لگے۔ بوستانِ اسلام میں پھول کھلنے لگے

باغ مرجھایا ہوا تھا گر گئے تھے سب ثمر
میں خدا کا فضل لایا پھر ہوئے پیدا ثمار

یہ اثمار وہی مبارک اور سعید روحیں تھیں جو منادیٔ اسلام کی آواز پر دیوانہ وار لبیک کہتی ہوئی حاضر ہوئیں "وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ" کے نوشتہ سماوی کی مصداق ہوئیں۔ ؎

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
"صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں!

"قرآن شریف میں ہماری جماعت کی نسبت لکھا ہے "وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ" اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہؓ میں سے ایک اور گروہ بھی ہے مگر ابھی وہ ان سے ملے نہیں۔ ان کے اخلاق عادات، صدق اور اخلاص صحابہ کی طرح ہوگا۔ ۔ ۔ جس نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اس نے پہلے ازل سے ایسے آدمی رکھے ہیں جو بالکل صحابہ کے رنگ میں رنگین اور انہیں کے نمونہ پر چلنے والے ہوں گے خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کے مصائب کو برداشت کرنے والے ہوں گے اور جو اس راہ میں مر جائیں گے وہ شہادت کا درجہ پائیں گے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۶)

اب صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صدق و صفا، عشق و وفا صبر و رضا، ایثار و فدائیت کا تذکرہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبانی سنئے کہ صاحب البیت ادری بما فیہ۔

حدیث شریف میں پیشگوئی تھی کہ:-

"مہدی کدعہ نامی بستی سے نکلے گا خدا اس کی تصدیق کرے گا اور دور دور سے اس کے دوست جمع کرے گا جن کا شمار اہلِ بدر کے برابر ہوگا یعنی تین سو تیرہ ہوں گے اور ان کے نام بقید مسکن و خصلت چھپی ہوئی کتاب میں ہوں گے۔"

(بحوالہ انجام آتھم صفحہ ۳۲۵)

چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا قادیان کی بستی سے مہدی کا طلوع ہوا۔ آسمان کے خدا نے اس کے صدق پر شہادت دی ——— اور بلاد و امصار سے اس کے دلی محبوں کو جمع کیا جن میں سے تین سو تیرہ صحابہ کے اسماء حضور نے ۱۸۹۶ء میں اپنی کتاب "انجام آتھم" میں درج فرمائے انجام آتھم کے علاوہ حضور علیہ السلام نے "آئینہ کمالات اسلام" فتح اسلام، ازالہ اوہام، حقیقۃ الوحی اور تذکرۃ الشہادتین میں صحابہ کے کوائف و حالات درج فرمائے۔ ازالہ اوہام میں ۳۹ صحابہ کے قدرے تفصیلی حالات کے علاوہ ۳۳ صحابہ کے نام بھی رقم فرمائے ہیں۔ مندرجہ کتب کی روشنی میں بعض صحابہ کے متعلق حضور کے اپنے الفاظ پیش کئے جاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں!

براہین احمدیہ میں اصحاب الصفہ کی نسبت پیشگوئی ہے۔ چنانچہ کئی مخلص لوگ اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے میرے مکان کے بعض حصوں میں مع عیال مقیم ہیں جن میں سے سب سے اوّل اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۴۲)

نیز حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ صاحب کے اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"سب سے پہلے میں اپنے ایک روحانی بھائی کے ذکر کرنے کے لئے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام اُن کے نورِ اخلاص کی طرح نور دین ہے میں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مالِ حلال کے خرچ سے اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں۔ اُن کے دل میں جو تائید دین کے لئے جوش بھرا ہے اُس کے تصور سے قدرتِ الٰہی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے کہ وہ کیسے اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے وہ اپنے تمام مال اور تمام زور اور تمام اسبابِ مقدرت کے ساتھ جو ان کو میسر ہیں ہر وقت اللہ رسول کی اطاعت کے لئے مستعد کھڑے ہیں اور میں تجربہ سے نہ صرف حسن ظن سے یہ علم صحیح واقعی رکھتا ہوں کہ انہیں میری راہ میں مال کیا بلکہ جان اور عزت تک دریغ نہیں اور اگر میں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے۔ اُن کے بعض خطوط کی چند سطریں بطور نمونہ ناظرین کو دکھلاتا ہوں تا انہیں معلوم ہو کہ میرے پیارے بھائی مولوی حکیم نورالدین بھیروی معالج ریاست جموں نے محبت اور اخلاص کے مراتب میں کہاں تک ترقی کی ہے اور وہ سطریں یہ ہیں:-

"مولانا، مرشدنا، امامنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عالی جناب میری دعا یہ ہے کہ ہر وقت حضور کی جناب میں حاضر رہوں اور امامِ زمان سے جس مطلب کے واسطے وہ مجدد کیا گیا وہ مطالب حاصل کروں۔ اگر اجازت ہو تو میں نوکری سے استعفا دے دوں اور دن رات خدمتِ عالی میں پڑا رہوں۔ یا اگر حکم ہو تو میں اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دینِ حق کی طرف بلاؤں اور اسی راہ میں جان دوں۔ میں آپ کی راہ میں قربان ہوں میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے حضرت پیرو مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔ اگر خریدار براہین کے توقف طبع کتاب سے پریشان ہوں تو مجھے اجازت فرمایئے کہ یہ ادنیٰ خدمت بجا لاؤں کہ اُن کی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کر دوں۔ حضرت پیرو مرشد نابکار شرمسار عرض کرتا ہے اگر منظور ہو تو میری سعادت ہے میرا منشاء ہے کہ براہین کے طبع کا تمام خرچ میرے پر ڈال دیا جائے۔ پھر جو کچھ قیمت میں وصول ہو وہ روپیہ آپ کی ضروریات میں خرچ ہو۔ مجھے آپ سے نسبت فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے طیار ہوں دعا فرماویں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو۔"

مولوی صاحب ممدوح کا صدق اور ہمت اور اُن کی غمخواری اور جاں نثاری جیسے اُن کے قال سے ظاہر ہے اس سے بڑھ کر ان کے حال سے اُن کی مخلصانہ خدمتوں سے ظاہر ہو رہا ہے اور وہ محبت اور اخلاص کے جذبہ کاملہ سے چاہتے ہیں کہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے عیال کی زندگی بسر کرنے کی ضروری چیزیں بھی اس راہ میں فدا کر دیں۔ اُن کی روح محبت کے جوش اور مستی سے اُن کی طاقت سے زیادہ قدم بڑھانے کی تعلیم دے رہی ہے اور ہر دم اور ہر آن خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔"

(فتح اسلام صفحہ ۶۲-۶۶)

"اُن (مولوی صاحب ممدوح) کے مال سے جس قدر مجھے مدد پہنچی ہے میں کوئی ایسی نظیر نہیں دیکھتا جو اس کے مقابل پر بیان کر سکوں۔ میں نے ان کو طبعی طور پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور نہایت انشراح صدر سے دیتی ہے
میں جاں نثار پایا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس سلسلہ
کے ناصرین میں سے وہ اول درجہ کے
نکلے ۔ ۔ ۔ ۔ میں یقیناً دیکھتا ہوں کہ جب
تک وہ نسبت پیدا نہ ہو جو محب کو
اپنے محبوب سے پیدا ہوتی ہے تب تک
ایسا انشراح صدر کبھی پیدا نہیں ہو
سکتا ۔ ۔ ۔ ۔ انہوں نے ایسے وقت میں
بلا تردد مجھے قبول کیا۔ جب ہر طرف سے
تکفیر کی صدائیں بلند ہونے کو تھیں
۔ ۔ ۔ ۔ مولوی صاحب نے وہ صدق
قدم دکھلایا جو مولوی صاحب کی عظمت ایمان پر ایک
محکم دلیل ہے ۔ ۔ ۔ مولوی چلے راستبازوں کا ایک نمونہ ہیں
(ازالہ اوہام صفحہ ۷۷۳ تا ۷۹۱)

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے

۲ - شہید کابل حضرت شاہزادہ عبد اللطیف شہیدؓ کے متعلق حضور فرماتے ہیں :-

"جس سلسلہ میں عبد اللطیف شہید جیسے صادق اور ملہم خدا نے پیدا کئے جنہوں نے جان بھی اسی راہ میں قربان کر دی ۔ ۔ ۔ ۔ ایک پارسا طبع صالح اہل علم کا ایک چھوٹے انسان کے لئے اس قدر عاشقانہ جوش پیدا ہو سکتا ہے ۔

کس بہر کسے سر ندہد جاں نفشاند
عشق است کہ ایں کار بصد صدق کناند
عشق است کہ در آتش سوزاں بنشاند
عشق است کہ بر خاک مذلت غلطاند
بے عشق دلے پاک شود من نپذیرم
عشق است کزیں دام بیکدم برہاند

صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف شہید مرحوم نے اپنے خون کے ساتھ سچائی کی گواہی دی"

"الاستقامۃ فوق الکرامۃ"

۔ ۔ ۔ عبد اللطیف شہید مرحوم وہ صادق اور متقی خدا کا بندہ تھا جس نے خدا کی راہ میں نہ اپنی بیوی کی پرواہ کی نہ بچوں کی نہ اپنی جان عزیز کی ۔ یہ لوگ ہیں جو حقانی علماء ہیں ۔ جن کے اقوال و اعمال پیروی کے لائق ہیں ۔ جنہوں نے اخیر تک خدا کی راہ میں اپنا صدق نباہ دیا"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۲، ۲۰۳)

"امیر کابل کی طرف سے ان کو بار بار پیغام پہنچتا تھا کہ اس قادیانی شخص کے تصدیق دعوے سے انکار کر دو۔ تو تم بچ عزت سے رہا کئے جاؤ گے ۔ مگر اس قوی الایمان بزرگ نے اس بار بار کے وعدہ کی کچھ بھی پرواہ نہ کی اور بار بار یہی جواب دیا کہ مجھ سے یہ امید مت رکھو کہ میں ایمان پر دنیا کو مقدم رکھ لوں اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ جس کو میں نے خود شناخت کر لیا اور ہر ایک طرح سے تسلی کر لی اپنی موت کے خوف سے اس کا انکار کر دوں یہ انکار تو مجھ سے نہیں ہو گا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے حق پا لیا۔ اس لئے چند روزہ زندگی کے لئے مجھ سے یہ بے ایمانی نہیں ہو گی کہ میں اس ثابت شدہ حق کو چھوڑ دوں۔ میں جان چھوڑنے کے لئے تیار ہوں اور فیصلہ کر چکا ہوں مگر حق میرے ساتھ جائے گا"
(تذکرۃ الشہادتین [illegible])

۳ - میرے جلیل القدر صحابی حضرت نواب محمد علی خان صاحب کا ذکر کرنا چاہتا ہوں ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازالہ اوہام میں آٹھویں نمبر پر نواب صاحب موصوف کے خاندانی حالات ذکر کر کے ان کی نیکی و تقویٰ اور اخلاص کا ذکر کیا ہے ۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعودؑ کا نواب صاحب سے تعلق نسبتاً قدیم ہونے کے باعث ان سے ایک طویل سلسلہ خط و کتابت کا جاری رہا ۔ ۱۸۹۱ء کے ایک مکتوب میں حضور فرماتے ہیں :-

"آپ کا محبت نامہ عین انتظار میں مجھ کو ملا جس کو میں نے تعظیم سے دیکھا اور ہمدردی اور اخلاص کے جوش سے حرف حرف پڑھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
یہ عاجز ۔ ۔ ۔ نہایت خوش ہے کہ آپ میں سعادت کی وہ علامتیں دیکھتا ہے جس سے آپ کی نسبت عرفانی ترقیات کی امید رکھتا ہے"
(اصحاب احمد جلد دوم مکتوب نمبر ۱ صفحہ ۶۵۲)

پھر ستمبر ۱۸۹۴ء میں حضور نواب صاحب کو تحریر فرماتے ہیں :-

"میرے ظاہری الفاظ صرف اس غرض سے تھے تا میں لوگوں پر ثبوت پیش کروں کہ آں محب اپنے دلی خلوص کی وجہ سے نہایت استقامت پر ہیں سو الحمد للہ میں نے آپ کو ایسا ہی پایا۔ میں آپ سے ایسی محبت رکھتا ہوں جیسا کہ اپنے فرزند عزیز سے محبت ہوتی ہے"
(مکتوب غیر مطبوعہ بحوالہ اصحاب احمد جلد دوم صفحہ ۶۵۳)

۱۲ مارچ ۱۸۹۸ء کو تحریر فرماتے ہیں

"میری طبیعت آپ کی سعادت اور رُشد پر بہت خوش ہے اور امید رکھتا ہوں کہ آپ اپنی تمام جماعت کے بھائیوں میں سے ایک اعلیٰ نمونہ ٹھہریں گے"
(مکتوب غیر مطبوعہ ایضاً)

(باقی صفحہ ۵ پر)

جلسہ سالانہ پر آنیوالے دوستوں کیلئے ضروری ہدایات

خداوند تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ جلسہ سالانہ کے ایام قریب سے قریب تر آتے جا رہے ہیں ۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے جہاں ہزاروں ہزار افراد جماعت آتے ہیں وہاں بعض شر پسند اور ناپسندیدہ افراد کے آنے کا بھی احتمال ہوتا ہے ۔

احباب کو اپنے فائدے کے لئے درج ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے ۔

۱ - جملہ جماعتوں کے احباب کوشش کر کے اکٹھے سفر کریں تا سفر میں سہولت رہے اور جماعت کے ساتھ جو برکت ہوتی ہے ۔ اس سے بھی مستفیض ہوں ۔

۲ - اپنے ہمراہ صرف وہی سامان لائیں جو موسم کے لحاظ سے ضروری ہو غیر ضروری سامان ۔ کپڑے یا زیور نہ لائیں ۔

۳ - اپنے جملہ سامان پر نام اور مکمل پتہ (جہاں سے روانہ ہوں ۔ اور جہاں ٹھہرنا ہو) کے لیبل گوند یا لیئی سے چسپاں کر دیں ۔

۴ - گاڑی میں چڑھتے اور اترتے وقت عجلت سے کام نہ لیں ۔ مکمل حوصلہ صبر اور سکون سے اپنا سامان گاڑی میں رکھیں ۔ نیز یہ خیال بھی رہے کہ راستے میں بھی اپنے سامان سے غفلت نہ برتیں ۔

۵ - بچوں کو زیور نہ پہنائیں ۔ بلکہ مصنوعی زیورات کے استعمال سے بھی اجتناب کریں

۶ - اپنے بچوں کی ہر وقت نگہداشت رکھیں ۔ اور چھوٹے بچوں کو گم ہونے سے بچانے کے لئے بچہ کا نام معہ ولدیت اور پورا پتہ لکھ کر یا تو بچہ کی جیب میں ڈال دیں ۔ یا پھر اس کے بازو پر باندھ دیں

۷ - آپ جب ریلوے اسٹیشن یا بس کے اڈہ پر گاڑی سے اتریں تو اپنا سامان قلی کے حوالہ کرنے سے پہلے قلی کا نمبر دیکھ لیں اور کسی ایسے قلی کو سامان نہ دیں جس کے پاس کوئی نمبر نہ ہو اپنے سامان کو اچھی طرح پڑتال کرنے کے بعد اسٹیشن یا اڈہ سے روانہ ہوں ۔ اور راستہ میں بھی قلی پر نگاہ رکھیں ۔ اگر کسی قسم کی وقت پیش آئے تو فوراً استقبال کے عملہ کو اطلاع دیں

۸ - جہاں آپ کا قیام ہو ۔ جلسہ میں جانے سے قبل اپنے سامان کی حفاظت کا مکمل بندوبست کر کے جائیں ۔ نیز قیام گاہوں کے منتظمین کو بھی اپنی آمد و رفت سے باخبر رکھیں ۔

۹ - ہجوم میں جلد بازی عام طور پر نقصان کا باعث ہوتی ہے ۔ اسی وجہ سے جلسہ گاہ سے نکلتے وقت ۔ اسٹیشن پر ۔ بسوں کے اڈہ پر یا جہاں کہیں بھیڑ ہو ، پوری تسلی ۔ اطمینان اور وقار سے کام لیں ۔ ایسے موقعوں پر جیب کتروں سے ہوشیار رہیں ۔

۱۰ - اپنی جیب سے تمام روپیہ عام لوگوں کے سامنے نہ نکالیں ۔ نہ ہی اپنے بٹوا کو ایسی جگہ پر لاپرواہی سے رکھیں ۔ جہاں عام لوگ آپ کے بٹوے کا جائزہ لے سکیں

۱۱ - مستورات کو چاہیئے کہ سفر و حضر میں پردہ کا خاص طور پر اہتمام کریں ۔

۱۲ - دوران قیام ربوہ ۔ پہاڑیوں پر چڑھنے سے اجتناب کریں ۔ کیونکہ اس سے حادثہ کا امکان ہو سکتا ہے

۱۳ - اگر کوئی شخص بدمزاجی سے پیش آئے یا کوئی لڑائی جھگڑا کرے تو آپ اس سے احتراز کریں ۔ یا بالموعظۃ الحسنہ کے مطابق اسے حکمت و دانائی سے باز رکھنے کی کوشش کریں ۔ اور نرمی و محبت سے اُسے سمجھائیں ۔

۱۴ - سفر کے دوران متواتر استغفار ۔ درود شریف اور مسنون دعائیں پڑھتے رہیں ۔ جلسہ کی کامیابی ۔ پاکستان کی فتح و کامرانی ۔ اور اسلام کی ترقی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں ۔

۱۵ - جلسہ کے منتظمین سے تعاون کا خاص خیال رکھیں جو آپ کی سہولت اور آرام کے لئے شب و روز کوشاں ہوں گے ۔

۱۶ - جلسہ کے ایام میں اپنا وقت جلسہ گاہ میں گذاریں ۔ تقاریر کے دوران بازار اور دکانوں میں نہ بیٹھیں ۔

۱۷ - امور عامہ کا دفتر جلسہ کے دوران بھی کھلا رہتا ہے ۔ اسلئے دوست ضرورت کے وقت دفتر تشریف لا سکتے ہیں ۔

(ناظر امور عامہ)

وصایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲)

مسل نمبر ۲۲۳۳۸

مَیں عبدالسمیع قریشی ولد عبدالشکور قریشی صاحب - قوم قریشی - بپیشہ ملازمت - عمر ۳۶ سال - پیدائشی احمدی ساکن لاہور - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷۵-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں - میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۸۷ روپیہ ہے - مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے -

العبد - عبدالسمیع قریشی ۸ میکلیگن روڈ لاہور -

گواہ شد - محمد سعید وصیت ۱۵۹۲۸ ۸ میکلیگن روڈ لاہور -

گواہ شد - محمد اسحاق چوہدری وصیت ۱۶۹۱۳ صدر حلقہ پرانی انارکلی لاہور -

مسل نمبر ۲۲۳۳۹

مَیں ڈاکٹر شاہ محمد خان ولد محمد حسین خان صاحب قوم راجپوت بپیشہ ڈاکٹری عمر ۶۶ سال بیعت ۱۹۳۱ء ساکن ننکانہ صاحب - ضلع شیخوپورہ - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۶/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے -

۱- ایک مکان پختہ موضع ننکانہ صاحب مالیتی -/۲۰٬۰۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں - اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی -

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ڈاکٹری ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے -

العبد - ڈاکٹر شاہ محمد خان محلہ مالجی ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ -

گواہ شد - ماسٹر اللہ داد خان صدر جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب -

گواہ شد - ماسٹر رشید احمد قمر صدر مجلس موصیان ننکانہ صاحب -

مسل نمبر ۲۲۳۴۰

مَیں قریشی شجاع اللہ ولد عبدالرزاق صاحب قوم شیخ قریشی بپیشہ ریٹائرڈ عمر ۴۶ سال - بیعت دسمبر ۱۹۳۹ء ساکن کراچی شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۹/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۷ روپیہ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے -

العبد - شجاع اللہ قریشی V.A 1/3 (پاپوش نگر) ناظم آباد - کراچی

گواہ شد - قریشی فصیح الدین احمد صدر جماعت احمدیہ اقبال ٹاؤن کراچی ۵

گواہ شد - اشتیاق احمد بھٹی ولد محمد انشاء اللہ خان صاحب بھٹی بڑا میدان ناظم آباد کراچی -

مسل نمبر ۲۲۳۴۱

مَیں چوہدری حمید اللہ سنوری ولد محمد عبداللہ صاحب قوم ارائیں بپیشہ تجارت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی شہر - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ ۹/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے -

۱- ایک ورکشاپ مالیتی -/۵٬۰۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں - اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی -

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت تجارت ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے -

العبد - حمید اللہ ولد محمد عبداللہ صاحب 5/7 A III ناظم آباد ۳ کراچی -

گواہ شد - قریشی فصیح الدین احمد صدر جماعت احمدیہ اقبال ٹاؤن کراچی -

گواہ شد - ملک حفیظ الرحمٰن ولد ملک عبدالرحیم صاحب - گو بیمار - کراچی -

مسل نمبر ۲۲۳۴۲

مَیں تنویر الحق خان ولد ڈاکٹر منیر الحق صاحب قوم ککے زئی بپیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۸/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۲۰ روپے بصورت جیب خرچ ہے - مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں - اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے -

العبد - تنویر الحق خان B-70 Block 14 اقبال ٹاؤن - نارتھ ناظم آباد - کراچی

گواہ شد - قریشی فصیح الدین احمد صدر جماعت احمدیہ اقبال ٹاؤن کراچی -

گواہ شد - اشتیاق احمد بھٹی ولد محمد انشاء اللہ خان صاحب بھٹی بڑا میدان کراچی -

مسل نمبر ۲۲۳۴۳

میں سید نعیم احمد ولد سید نذیر احمد شاہ قوم سید بپیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ روڈ کراچی - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۹/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۵ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں - اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے -

العبد - سید نعیم احمد ۲۹/۱۶۹ فلیٹ ۵ ڈرگ روڈ - کینٹ بازار کراچی -

گواہ شد - وسیم احمد ناصر ولد شریف احمد صاحب ڈرگ روڈ کراچی -

گواہ شد - عبدالشکور اسلم پریذیڈنٹ حلقہ ڈرگ روڈ کراچی -

مسل نمبر ۲۲۳۴۴

مَیں امۃ الحی زوجہ حافظ عبدالغفور صاحب قوم گکھڑ بپیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے -

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے
۲- زیور طلائی وزنی ۲½ تولہ مالیتی -/۱۵۰۰ روپے
۳- دستی گھڑی (پرانی) مالیتی -/۵۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں - اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے -

الامۃ - امۃ الحی ۳۲/۸ عزیز آباد نمبر ۱ کراچی -

گواہ شد - حافظ عبدالغفور ناصر مولوی فاضل وصیت ۲۴۷۶ کراچی -

گواہ شد - عطاء الرحمٰن طاہر مولوی فاضل پریذیڈنٹ حلقہ ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۲۹

درخواست دعا

میرے ایک دوست مسعود صاحب نے حال ہی میں کاروبار شروع کیا ہے - احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں برکت ڈالے - آمین

حوالدار محمد شفیع
اسلام نگر - لائل پور

تاریخ احمدیت پندرہویں جلد گیارہ نایاب تصاویر اعلیٰ کاغذ، معیاری طباعت تقریباً چھ صد صفحات قیمت اٹھارہ روپے ملنے کا پتہ ادارۃ المصنفین ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی عورتوں سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا خطاب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا :-

"لجنہ اماء اللہ کا فرض تھا کہ وہ عورتوں کے سامنے بیان کرتی کہ آج اسلام کو اُن کے نوجوان لڑکوں کی ضرورت ہے، آج اسلام کو اُن کے خاوندوں کی ضرورت ہے، آج اسلام کو مالوں کی ضرورت ہے اور اُن کا فرض ہے کہ وہ ہر چیز بلا دریغ پیش کر دیں۔ اگر یہ طریق اختیار کیا جاتا تو مجھے یقین ہے کہ وہ لوگ جو ایمان میں کمزور تھے وہ بھی اعلیٰ اخلاص کا نمونہ پیش کرتے۔ ایک شخص نے مجھے بتایا کہ مجھے تو میری بیوی نے پختہ احمدی بنایا ہے ..... پس اگر عورتیں ہمارا ساتھ دیں اور بچوں سے کہیں کہ اگر تم زندگی وقف نہ کرو گے، اگر تم اپنے اندر دینداری پیدا نہ کرو گے تو میں تمہیں اپنا دودھ نہیں بخشوں گی اور میں خدا سے کہوں گی کہ اس نے میرا حق ادا نہیں کیا۔ میرا بیٹا میرا عاق ہے۔ اس نے میرا کہا نہیں مانا تو تھوڑے ہی عرصہ میں کایا پلٹ سکتی ہے۔ اگر مائیں یہ طریق اختیار کریں تو ننانوے فیصد لڑکوں کی اصلاح ہو جائے اور ننانوے فیصدی لڑکے تعلیم میں تیز ہو جائیں اور ان کے اندر بیداری اور قربانی کی روح پیدا ہو جائے۔

میں اس موقع پر جماعت کی عورتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اپنے لڑکوں کو تحریک کریں کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف کریں اور جن لڑکوں کو سلسلہ قبول نہیں کرتا ان کو تحریک کریں کہ وہ اپنے خرچ سے بچا ہوا روپیہ اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے دیں۔" (الفضل ۳۰ر جنوری ۱۹۴۶ء)

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

نعتیہ مشاعرہ کے متعلق اعلان

انشاء اللہ العزیز ۲۰ر دسمبر ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ ربوہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں احمدی شعراء کی تازہ نعتیں پڑھی جائیں گی۔ مختلف زبانوں میں مدح نبوی ہوگی۔ اس بابرکت موقعہ میں شمولیت فرما کر روحانی فائدہ حاصل فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن۔ ربوہ)

غلامانِ احمدؑ (بقیہ صفحہ ۴)

حضورؑ اشتہار مورخہ ۴ر اکتوبر ۱۸۹۹ء میں تحریر فرماتے ہیں :-

"حبی فی اللہ سردار نواب محمد علی خان صاحب بھی محبت اور اخلاص میں بہت ترقی کر گئے ہیں اور فراست صحیحہ شہادت دیتی ہے کہ وہ بہت جلد قابلِ رشک اخلاق اور محبت کے مینار تک پہنچیں گے ..... اور امید ہے کہ وہ اس سے بھی زیادہ خدا کی راہ میں اپنے مالوں کو فدا کریں گے۔"

(بحوالہ اصحاب احمد جلد دوم صفحہ ۶۵۴)

حضورؑ ۱۹۰۵ء کے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :-

"دشمن ہر طرف جوش و خروش میں ہے۔ خدا تعالیٰ دوستوں کو وہ اعتقاد بخشے جو صحابہ رضی اللہ عنہم کو عطا کیا گیا تھا ..... میں اس بات کے لکھنے سے بہت ہی خوش ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ ہر موقعہ پر دلی ہمدردی اور اخلاص کا نمونہ پایا ..... آپ دین سے محبت رکھتے ہیں۔"

(بحوالہ اصحاب احمد جلد دوم صفحہ ۶۵۴)

"مشتے نمونہ از خروارے" کے مصداق حضورؑ کے تین جلیل القدر صحابہ کا ذکر کیا ہے ورنہ باغِ احمدؑ کے اَن گنت ہرے بھرے اور شگفتہ پھول پیش کئے جا سکتے ہیں۔ سچ ہے ؏

دامانِ نگہ تنگ وگلِ حُسنِ تو بسیار

حق تو یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے تمام صحابہ اپنی مثال آپ تھے۔ حضورؑ فرماتے ہیں :-

"یہ تمام اصحاب خصلتِ صدق و صفا رکھتے ہیں اور حسب مراتب جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے بعض بعض سے محبت اور انقطاع الی اللہ اور سرگرمی دین میں سبقت لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا میں ثابت قدم کرے۔"

(انجام آتھم صفحہ ۳۲۵)

اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ وآلِ محمدٍ وعلیٰ عبدہٖ المسیح الموعود وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین ؂

جزائر فیجی کے ایک مخلص احمدی کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

جماعت احمدیہ لمباسہ کے مخلص احمدی دوست مکرم مولوی محمد صاحب عرف لال ٹوپی ۲۰ر نومبر ۱۹۷۵ء بروز جمعرات شام سات بجے وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت جرأت اور ہمت کے ساتھ اسلام اور احمدیت کی خدمت کا موقع نصیب کیا۔ آپ کو تبلیغ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ بہت باغیرت تھے اور عقائد کے بارے میں کسی کی بات خاطر میں نہ لاتے تھے۔ ہمیشہ ہی مقدور بھر تبلیغ کی۔ کئی بار اللہ تعالیٰ کی خاطر مار بھی کھائی مگر کوئی دباؤ آپ کے پائے ثبات کو متزلزل نہ کر سکا۔ اللہ تعالیٰ نے ربوہ جانے کی سعادت بھی بخشی اور جماعتی کاموں میں بہت سرگرم تھے۔ جلسوں میں باقاعدگی سے شریک ہوتے۔ جب تقریر کرنے کا موقع ملتا تو اس قدر مؤثر اور جامع تقریر کرتے کہ سننے والے اثر لئے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔ گزشتہ اگست میں جماعت فجی کے سالانہ جلسہ میں شرکت کی غرض سے لمباسہ سے طویل مسافت طے کر کے لٹوکا پہنچے اور جلسہ کے پروگرام میں جوش و اخلاص کے ساتھ حصہ لیا۔ گزشتہ برس فالج کا حملہ ہوا مگر خدا کے فضل سے صحت یاب ہو گئے۔ فرمایا کرتے تھے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت ہے ورنہ میرے بعد سات آدمی فالج زدہ ہسپتال میں داخل ہوئے اور سب کے جنازے اُٹھے۔

احباب کرام محترم مولوی صاحب مرحوم کی بلندیٔ درجات کی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔

(خاکسار۔ افتخار احمد۔ ناندی۔ فجی)

طالبات توجہ فرمائیں

فضل عمر درس القرآن کلاس کی سندات تیار ہو کر دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں پہنچ چکی ہیں۔ کامیاب طالبات سے درخواست ہے کہ وہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دفتر لجنہ میں تشریف لا کر اپنی سندات حاصل کر لیں یا اپنی صدر مقامی کی معرفت منگوا لیں۔ اوّل و دوم آنے والیوں کو انعامات جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دیئے جائیں گے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم سلطان احمد قمر کا نکاح مورخہ ۲۱ر ۱۱ر ۷۵ کو ہمراہ بلقیس اختر دختر محمد حنیف صاحب شاہدرہ بعوض حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپے (۵۰۰۰/-) محترم مقبول احمد صاحب ذبیح مربی سلسلہ احمدیہ نے پڑھا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین ثم آمین۔

(صوبیدار میجر (ریٹائرڈ) علی محمد کوٹ رکن دین۔ قصور)

درخواست دعا

مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر امور عامہ کے بھائی مکرم چوہدری بشیر اصغر صاحب باجوہ لنڈن میں بیمار ہو گئے تھے اور ہسپتال میں داخل تھے۔ اب اطلاع آئی ہے کہ ان کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ احباب سے ان کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے ؂

خالص اجزاء سے تیار شدہ مرکبات خریدنے کیلئے آپکا اپنا دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ جو نصف صدی سے خدمت کر رہا ہے۔

ولادت

۷ر دسمبر ۱۹۷۵ء کو شام ساڑھے آٹھ بجے اللہ تعالیٰ نے میرے بڑے بیٹے عزیز خواجہ نذیر احمد کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو بابرکت کرے اور نیک اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(خواجہ رحمت۔ دفتر مینجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴